بیع سلم میں قبضہ سے پہلے مبیع بیچنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر ہم بیع سلم کے ذریعے کوئی چیز خریدیں اور پھر چیز پر خود قبضہ کیے بغیر، ڈائریکٹ کسٹمر کو چیز بھیج دیں، تو یہ بیع قبل القبض تو نہیں ہوگی؟ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

منقولی چیز کسی کو بیچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنی ملک میں ہونے کے ساتھ ساتھ اس پر قبضہ بھی پایا جائے، اب خواہ عام بیع ہو یا بیع سلم، مبیع خود آپ کے یا آپ کے وکیل کے قبضے میں ہوگی، تب آپ کا آگے کسی اور کو بیچنا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔

جو چیز خریدلی ہو، اس پر قبضہ کیے بغیر آگے فروخت کرنے کے بارے میں صحیح مسلم میں ہے

"قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم: من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يقبضه، قال ابن عباس: وأحسب كل شيء بمنزلة الطعام"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غلہ خریدے، تو قبضہ کرنے سے پہلے اس کو آگے نہ بیچے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ تمام اشیا غلے ہی کی طرح ہیں (یعنی باقی چیزوں کا بھی یہی حکم ہے)۔ (صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان البیع قبل القبض، صفحہ 588، حدیث: 1525، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

اسی بارے میں ایک اور حدیث پاک میں ہے

"نهى رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم۔۔۔عن بيع ما لم يقبض"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کو بیچنے سے منع فرمایا۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 2، صفحہ 154، حدیث: 1554، مطبوعہ: قاھرۃ)

محیط برہانی اور بنایہ شرح ہدایہ میں ہے

(واللفظ للآخر) "بيع المنقول قبل القبض لا يجوز بالإجماع"

ترجمہ: منقولی (یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کے قابل) چیز کو قبضہ سے پہلے بیچنا، بالاجماع ناجائز ہے۔ (البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب البیوع، باب الاقالۃ، جلد 7، صفحہ 298، مطبوعہ: کوئٹہ)

درمختار میں ہے

"(ولا يجوز التصرف) للمسلم إليه (في رأس المال و) لا لرب السلم في (المسلم فيه قبل قبضه بنحو بيع وشركة)"

ترجمہ: مسلم الیہ (بائع) کو راس المال میں اور رب السلم (مشتری) کو مسلم فیہ میں قبضہ سے پہلے تصرف جائز نہیں ہے، بیع اور شرکت کی طرح۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے

”وأما الثاني فلأنه بيع منقول، وقد مر أن التصرف فيه قبل القبض لا يجوز“

ترجمہ: بہر حال ثانی اس وجہ سے کہ وہ منقول کی بیع ہے اور یہ گزر چکا کہ منقول میں قبضہ سے پہلے تصرف جائز نہیں۔ (الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب البیوع، باب السلم، جلد7، صفحہ492-493، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں امام اہل سنت، مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ بیع سلم کا شرعی حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ” بیع سلم کی ایک ضروری شرط یہ بھی ہے کہ میعاد عقد میں معین کر دی جائے، جب یہاں تعیین وقت نہ ہوا، بیع حرام ہوگئی۔۔۔ **نہ یہ روا ہے کہ اپنے قبضہ میں آجانے سے پہلے اس میں کوئی تصرف مثل بیع وغیرہ کیا جائے۔**“ (فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ577، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4471

تاریخ اجراء: 02جمادی الثانی1447ھ/24نومبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net